رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۲ آنہ

یوم سہ شنبہ ★ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۸ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش ★ ۸ فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۳

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۷ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ "صحت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

شام میں فارس الخوری کی کابینہ مستعفی ہو گئی

صدر شام کی طرف سے مستعفی ہونے کے فیصلے کو ملتوی کرنے کی ہدایت

دمشق ۷ فروری۔ شام میں جناب فارس الخوری کی کابینہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ صدر شام نے ان سے کہا ہے۔ کہ وہ مستعفی ہونے کے فیصلے کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیں۔ اس سے پہلے شامی کابینہ میں خارجہ پالیسی کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے تین وزیر مستعفی ہو گئے۔ اس پر وزیراعظم جناب فارس الخوری نے صدر شام کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ اس سے قبل وزیر امور اقتصادیات فخر خیالی کے مستعفی ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ اور اس وقت ہی موجودہ مخلوط وزارت کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ فخر خیالی کے مستعفی ہونے کے بعد نیشنلسٹ موجودہ وزارت کی حمایت سے دستکش ہو جائیں گے۔

عراقی پارلیمنٹ کے ایوانِ زیریں نے ترکی سے معاہدہ کرنے کے متعلق حکومت کی پالیسی منظور کر لی

"اگر عراق کو عرب لیگ سے نکال دیا گیا تو بھی وہ اپنی دفاعی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کریگا" (نوری السعید)

بغداد ۷ فروری۔ عراقی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں نے کل شام ترکی کے ساتھ دفاعی معاہدہ کرنے کے متعلق حکومت کی پالیسی کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اجلاس میں وزیراعظم نوری السعید پر اظہار اعتماد کے ووٹ سے پہلے اس مسئلہ پر چار گھنٹے بحث ہوئی۔ جس میں تمام ممبروں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ مشرق وسطیٰ کے دفاع اور استحکام کے لئے ترکی سے فوجی معاہدہ نہایت ضروری ہے۔ ممبران نے اپنی تقریروں میں اس امر پر بھی زور دیا کہ یہ معاہدہ اقوام متحدہ کے منشور اور عربوں کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کے عین مطابق ہے۔ وزیراعظم نوری السعید نے کہا مشرق وسطیٰ کی جغرافیائی اور دفاعی پوزیشن کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے۔ تو مجوزہ دفاعی معاہدے کا عمل میں آنا ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا اس اقدام سے نہ صرف عراق کا بلکہ مشرق وسطیٰ کے تمام علاقے کا تحفظ مقصود ہے۔ کیونکہ اس سارے علاقے کے دفاعی استحکام کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک طرف ترکی سے۔ اور دوسری طرف ایران سے عرب ممالک کی پوری مفاہمت ہو۔ اور دفاعی سمجھوتوں کے ذریعے وہ ایک دوسرے سے پوری طرح مربوط ہو جائیں۔ وزیراعظم نے مزید کہا۔ کہ اگر مجوزہ دفاعی معاہدے کی بناء پر عراق کو عرب لیگ سے نکال دیا جائے۔ تو بھی عراق کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ جناب نوری السعید نے مصر کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مصر نے حال ہی میں سویز کے متعلق برطانیہ سے معاہدہ کیا ہے عراق نے اس معاہدے پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ حالانکہ اس معاہدے کی وجہ سے عراق اور دوسرے عرب ممالک کی ذمہ داریوں میں کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور ہوا ہے۔ اسی طرح اب جبکہ ہم اپنے ہمسایہ ملک ترکی سے سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ تو اس پر مصر کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر اس لحاظ سے بھی اس کی مخالفت بے معنی ہے کہ عراق نے یہ معاہدہ خفیہ طریق پر طے نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس نے نہ صرف مصر کو بلکہ تمام عرب ممالک کو اس معاہدے کی گفت و شنید سے پوری طرح باخبر رکھا ہے نائب وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا۔ ترکی کے ساتھ مجوزہ دفاعی معاہدے کی مخالفت میں صرف مصر کی ایک تنہا آواز ہے۔ انہوں نے عرب وزراء اعظم کی کانفرنس

عرب وزراء اعظم کی کانفرنس باقاعدہ کوئی فیصلہ کئے بغیر ختم ہو گئی

کانفرنس کے اختتام پر کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا

قاہرہ ۷ فروری۔ عرب وزراء اعظم کی کانفرنس کسی باقاعدہ فیصلے کے بغیر ہی کل شام ختم ہو گئی۔ گذشتہ کئی روز سے کانفرنس میں عراق و ترکی کے مجوزہ دفاعی سمجھوتے پر غور و خوض ہو رہا تھا۔ کل جب کانفرنس ختم ہوئی۔ تو اس کے فیصلوں کے متعلق کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا۔ البتہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر اس بارے میں خود اپنی طرف سے کوئی بیان جاری کرے گی۔ دریں اثنا لبنان کے وزیراعظم برابر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مصر کے وزیراعظم جمال عبد الناصر بیروت میں عراق کے وزیراعظم جنرل نوری السعید سے ملاقات کر کے باہم مفاہمت پر رضامند ہو جائیں۔ اور اس ملاقات کے لئے انہوں نے جو شرطیں پیش کی ہیں ان پر اصرار نہ کریں۔

فرانسیسی کابینہ کے مستعفی ہونے کا شدید ردعمل

پیرس ۷ فروری۔ فرانس میں مسٹر مندیز فرانس کی حکومت کے مستعفی ہو جانے کا تونس مراقش اور الجزائر میں شدید ردعمل ظاہر ہوا ہے۔ جہاں ان ممالک کے قومی لیڈروں نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نئی حکومت سابقہ حکومت کے وعدوں سے پھر نہ جائے وہاں ان علاقوں کے فرانسیسی باشندے اس خطرہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ قوم پرستوں کی سرگرمیاں پھر بڑھ جائیں گی۔ اور یہاں کا امن و امان خطرے میں پڑ جائے گا۔

تونس کے وزیراعظم طاہر بن عمر نے کہا ہے کہ موسیو مندیز فرانس کے مستعفی ہونے سے مجھے سخت صدمہ ہوا ہے۔ انہوں نے کل ایک بیان میں امید ظاہر کی۔ کہ نئی حکومت ان وعدوں سے انحراف نہیں کرے گی۔ جو مندیز فرانس کی حکومت نے کئے تھے۔ مراقش کے قومی لیڈروں نے کہا ہے۔ کہ اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ اب حصول آزادی کے لئے طویل عرصہ تک بات چیت ہی شروع نہ ہو سکے۔

موسیو پینے فرانس میں نئی حکومت بنانے پر رضامند ہو گئے

پیرس ۷ فروری۔ فرانس میں نئی حکومت بنانے پر موسیو پینے نے رضامندی ظاہر کی ہے۔ صدر فرانس موسیو ریپنے کوٹی نئی حکومت کے قیام کے سلسلے میں پچھلے دو دنوں سے مختلف پارٹیوں کے جن نمائندوں سے صلاح مشورہ کر رہے تھے ان میں موسیو پینے بھی شامل تھے۔ موسیو پینے نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ شمالی افریقہ کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر ایسی کابینہ مرتب کرنی ہو گی جو زیادہ سے زیادہ پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ وہ اس سے پہلے ۱۹۵۲ء میں بھی وزیراعظم رہ چکے ہیں۔ اسوقت فرانس میں شدید اقتصادی بحران تھا۔ جس پر قابو پانے میں وہ کامیاب رہے بعد میں گولسٹ پارٹی کی مخالفت کیوجہ سے انہیں مستعفی ہونا پڑا تھا۔ میں شام اور لبنان کے وفد کی مصالحانہ کوششوں کو سراہا۔

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کا مکمل اجلاس

فارموسا کی صورتِ حال پر غور کیا جائیگا

لنڈن ۷ فروری۔ فارموسا کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آج لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کا مکمل اجلاس ہو رہا ہے۔ کل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے وزراء اعظم کو فارموسا کی تازہ ترین صورت حال سے مطلع کیا۔ کل رات کا کھانا وزراء اعظم نے برطانوی وزیراعظم سر ونسٹن چرچل کے ساتھ کھایا۔ امید ہے کہ وزراء اعظم مشرق بعید کی صورت حال کے بارے میں جس نتیجے پر پہنچیں گے۔ کل کانفرنس کے اختتام کے بعد ایک سرکاری بیان میں اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

جزائر تاچین کو خالی کرنے کا فیصلہ

جنرل چیانگ کائی شک نے احکام جاری کر دیئے

تائپے ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شک نے حکم دے دیا ہے کہ جزائر تاچین خالی کر دیئے جائیں۔ انخلاء کا حکم ملتے ہی تاچین کی متعین فوجوں نے توڑ پھوڑ کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا ہے۔ وہ ایسا تمام اہم سامان کو برباد کر رہے ہیں۔ جسے جہازوں پر نہیں لادا جا سکتا۔

امریکہ لڑائی بند کرانے کی نئی شرائط کا اعلان کریگا

واشنگٹن ۷ فروری۔ خیال ہے کہ ایک آدھ روز میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کے واشنگٹن واپس آنے پر امریکہ کی طرف سے فارموسا کے علاقے میں جنگ بند کرانے کی نئی شرطوں کا اعلان کیا جائے گا۔ مسٹر ڈلس ان دنوں چھٹی پر ہیں اور ایک دیہی علاقے میں آرام کر رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ تبلیغ ۱۳۳۴ھش

عمال کانفرنس

پاکستان کی سہ جماعتی عمال کانفرنس کا پانچواں اجلاس ۹، ۱۰، ۱۱ فروری کو آنریبل ڈاکٹر عبد المطلب ملک وزیر عمال حکومت پاکستان کراچی میں منعقد ہو رہا ہے۔ ایجنڈا میں با تنخواہ رخصت صنعتی اداروں کے قانون کے دائرۂ عمل کی توسیع وغیرہ مدیں شامل ہیں۔ جن کا فیصلہ حکومت آجروں اور مزدوروں کے نمائندوں کے جلسوں میں کیا جائیگا۔

آج بڑے بڑے معاشرتی مسائل میں سے بظاہر سب سے زیادہ اہم مسئلہ سب کے لئے ضروریات زندگی کی بہم رسانی کا ہے۔ اسی بنیاد پر دنیا دو بڑے گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک طرف چند بڑے بڑے دولتمند کارخانہ دار امیر لوگ ہیں۔ اور دوسری طرف دنیا کی کثیر آبادی مزدوری پیشہ تنگ دست غرباء ہیں۔ یہ صورتِ حال مغربی صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ اور اب یہ تمام دنیا کا اہم ترین مسئلہ بن گیا ہے۔ کمیونزم کی پیدائش کی وجہ بھی یہی مسئلہ ہوا ہے۔ اور اسی مسئلہ کی بناء پر روس جو کمیونزم کا حامی ہے۔ دوسرے ممالک خاصکر مشرقی ممالک میں اپنا اثر بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔

دوسری طرف برطانیہ اور امریکہ ہیں۔ جو کمیونزم کے خلاف ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کارخانہ داروں۔ بڑے بڑے تاجروں اور عام کاریگروں اور مزدوری پیشہ لوگوں کے درمیان ایسا توازن پیدا کیا جائے۔ کہ امراء اور غرباء میں جو کشمکش اور مخالفت ہے۔ وہ کم سے کم ہو جائے۔ اس لئے ہر ایسے ملک میں جو براہِ راست کمیونزم کے زیر اثر نہیں ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ دونوں مخالف گروہوں کے تعلقات خوشگوار رکھنے کے لئے قانون سازی کے ذریعہ باہمی مفاہمت کی فضا پیدا کی جائے۔ ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ آجروں کو جو لوگ اپنے کارخانے کاریگروں اور مزدوروں کے ذریعہ ہی چلا سکتے ہیں۔ اس امر پر آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ اپنے کارندوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں۔ تا کہ وہ بھی اطمینان سے زندگی بسر کریں۔

کمیونزم سے محفوظ رہنے کے لئے آجروں اور مزدوروں میں ایسی مفاہمت پیدا کرنا نہایت اہم بات ہے۔ کیونکہ جب تک کسی ملک کے کاریگر اور مزدوری پیشہ لوگ مطمئن ہیں۔ کمیونزم وہاں راہ نہیں پا سکتا۔ کمیونزم کا سب سے بڑا ہتھیار یہی ہے۔ جو اسے خود تیار نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ موجودہ دنیا کے اقتصادی حالات نے خود بخود اس کے لئے مہیا کر دیا ہے۔ اگر محنتی لوگوں کو ضروریات زندگی کافی میسر نہ ہوں۔ کہ وہ اطمینان سے زندگی گزار سکیں۔ تو یقیناً وہ ایسی تحریکوں کی طرف جھکیں گے۔ جو خوشنما لفظوں میں انہیں تمام دنیاوی دولت کی برابر تقسیم کی امیدیں دلاتی ہوں۔ خواہ ایسا ممکن ہو یا نہ ہو۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دونوں گروہوں میں توازن قائم رکھنے کے لئے قانون سازی ناگزیر ہے۔ لیکن اگر ہمارے دولتمند کارخانہ دار اور مزدور اسلام کے اصول کے مطابق عمل کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔ تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو سکتا ہے۔ موجودہ دور میں سب سے بڑی مشکل یہ پیدا ہو گئی ہے۔ کہ ہم ہر بات کو مادی نقطۂ نظر سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ بے شک ہم مادی زندگی کو مادی ضروریات سے ہی قائم رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جو الجھاؤ خالص مادی نقطۂ نظر نے انسانی زندگی میں ڈال دیئے ہیں۔ اگر ہم زندگی کے تصور کو مادیات کے حدود سے ذرا وسیع تر کر لیں۔ تو یہ الجھاؤ خود بخود دور ہو سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ دنیا خالص مادی نقطۂ نظر کی ان مشکلات کو محسوس تو کرتی ہے جو اس نے انسانی زندگی میں پیدا کر دی ہیں۔ مگر وہ ان کا صحیح علاج تلاش کرنے کی طرف ابھی متوجہ نہیں۔

غیر فطری آزادی

روزنامہ "نوائے وقت" کا نامہ نگار مقیم لندن مغربی تہذیب کے زیر اثر پروان چڑھنے والے معاشرے میں عورتوں کی غیر فطری آزادی کے بُرے اثرات کا عبرت انگیز نقشہ کھینچنے کے بعد اپنے تازہ مکتوب میں رقمطراز ہے:۔

"یہاں (لندن میں) عورت "آزاد" ہے۔ لیکن اس کی حالت قابلِ رحم ہے۔ یہاں عام عورت کی کوئی عزت نہیں۔ کوئی مقام نہیں۔ اگر وہ مشرق کی "مظلوم عورت" کی "جیل کی زندگی" کی ایک جھلک دیکھ لے۔ تو "آزادی اور مساوات" سے فوراً توبہ کر لے۔ یہاں ہزاروں عورتیں ساری عمر گھر اور اولاد کو ترستے ہوئے زندگی بسر کر دیتی ہیں۔ اور انہیں اپنی مظلومی اور کس مپرسی کا شدید احساس ہوتا ہے۔"

نوائے وقت ۶ فروری ۱۹۵۵ء

کیا مشرقی خواتین کا وہ "ترقی پسند" طبقہ۔ جو مغربی تہذیب کی غیر فطری آزادی کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھنے کا عادی ہے۔ اس سے سبق حاصل کریگا؟

عاقبت نااندیشی

نوائے وقت کے لندنی نامہ نگار نے اپنے مکتوب میں وہاں کی عورتوں کی زدہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:۔

"لندن میں زندگی کے ہر شعبہ پر لڑکیاں چھائی ہوئی ہیں۔ مردوں سے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ پوچھیں گے لندن میں اتنی لڑکیاں کیوں ہیں؟ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے۔ کہ گذشتہ دو جنگوں کے دوران "سلطنتِ برطانیہ" کو برقرار رکھنے کی کوشش میں بے شمار مرد کام آ چکے ہیں۔ **سارے برطانیہ میں ہی یورپ کی طرح عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور مردوں کی کم**..... ان میں سے اکثر (لڑکیاں) چار یا پانچ پونڈ سے سات آٹھ پونڈ فی ہفتہ کماتی ہیں۔ جس سے بمشکل اپنا ضروری خرچ چلاتی اور کپڑے وغیرہ بناتی ہیں۔ اور جنہیں کچھ بچا کر اپنے بوڑھے ماں باپ کو بھی بھیجنا ہوتا ہے۔ وہ زندہ رہنے کے لئے **پوری غذا بھی نہیں کھا سکتیں** اور تقریباً ہر شام کو تفریح کے لئے "شکار" کی تلاش میں رہتی ہیں۔ کہ جو انہیں پکچر دکھا دے۔ ریستوران میں ایک وقت کا کھانا کھلا دے۔ یا کسی اچھے کافی ہاؤس میں کافی کی ایک پیالی ہی پلا دے۔ اور انہیں "آزادی" اور "دنیا دیکھنے" کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔"

اس اندوہناک صورتِ حال کے باوجود عیسائی دنیا کا تعدد ازدواج کے اسلامی مسئلہ کو جو بہت بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ عورتوں کے حق میں ظلم قرار دینا عاقبت نااندیشی نہیں تو اور کیا ہے؟ اے کاش وہ اس حقیقت کو سمجھیں تا اس وقت ان کے معاشرے میں جو فسادِ عظیم مچا ہوا ہے۔ وہ دور ہو اور انسانی شرافت بحال ہو کر ایک ایسی صحت مند فضا پیدا کر دے۔ کہ جو ہر لحاظ سے متمدن اور ترقی یافتہ قوموں کے شایانِ شان ہو۔

مکرم قاضی اکمل صاحب کے لئے درخواستِ دعا

مکرم قاضی اکمل صاحب اپنے خط میں جو کسی دوسرے کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ شروع جنوری سے سخت بیمار ہوں۔ نزلہ۔ خشک کھانسی۔ اور بواسیر کے مسوں میں ورم کی وجہ سے نہ دن کو چین ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ دوائی سے کان تقریباً بہرے ہو گئے ہیں۔ نظر کمزور ہو رہی ہے۔ کئی دن سے چارپائی سے اترا ہی نہیں۔ اور نہ خود خط لکھ سکتا ہوں۔

قاضی صاحب محترم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہؓ میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے قلم سے سلسلہ کی جو خدمت کی ہے۔ وہ تاریخ فراموش نہیں کر سکتی۔ اس لئے میں احمدی احباب اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ قاضی صاحب کو شفائے عاجل عطا فرمائے۔ آمین (جلال الدین شمس از ربوہ)

شعبہ تعلیم کا سال رواں کا پروگرام

- (۱) مجالس میں لائبریریوں کا قیام
- (۲) مجالس انصار سلطان القلم کا قیام
- (۳) مجالس حسنِ بیان کا قیام
- (۴) ہر خواندہ خادم سال میں کسی ایک ناخواندہ خادم کو پڑھا لے۔
- (۵) ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائے
- (۶) موسم گرما کی تعطیلات میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

خاکسار:۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان دارالقضاء

بمطالبہ عبد القادر صاحب اوکاڑہ از مرزا ارشد بیگ صاحب بازار دوپے والا گوجرانوالہ بابت ۲۶/ روپے۔ چونکہ مرزا ارشد بیگ صاحب کو عام طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی اس لئے بذریعہ اخبار انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مقدمہ مذکور کی پیروی کے لئے ۱۰/۳/۵۵ کو ۱۰ بجے صبح دارالقضاء ربوہ میں پہنچ جائیں۔ ورنہ زیر ہدایت ۶۲ یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔

نوٹ۔ نیز اپنا مکمل ایڈریس لکھ بھیجیں (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

تعلیم و تربیت کی ضرورت

”تم خدا تعالیٰ کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو“

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۴)

میں نے گذشتہ مضمون میں مسیح موعودؑ کی جماعت کے بلند مقام کا ذکر کیا تھا۔ اب میں وہ چند نصائح لکھتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم سے تحریر فرمائیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی جماعت کو تاکید کی۔ ان نصائح کے پڑھنے سے احباب معلوم کریں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو کس بلند مقام پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

”اور اس کی (یعنی اللہ تعالےٰ کی) توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں۔ مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“

اور فرماتے ہیں:-

”اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے۔ یا ریا ہے یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم ایسی چیز نہیں جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔“

”تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں۔ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدھوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔ وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے۔ وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اس کے لئے روتا ہے۔ وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے۔ وہ اسی کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو۔ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔“

آسمان پر کون جماعت میں شمار کیا جائیگا

اور فرماتے ہیں:-

”سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔“

یہ چند عملی باتیں ہیں۔ جن کے اختیار کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے۔ اور جو احمدی اپنی زندگی ان کے مطابق نہیں بناتے۔ وہ آسمان پر آپ کی جماعت میں شمار نہیں ہوں گے۔ اور جب تک جماعت نیکی میں دوسرے تمام لوگوں پر سبقت نہیں لے جاتی۔ اور اسے ایسے رنگ میں بجا نہیں لاتی۔ کہ وہ انتہائی کمال کے درجہ پر ہو۔ تو وہ آسمان میں مسیح موعودؑ کی جماعت شمار کئے جانے کے لائق نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آج سے دو ہزار برس پہلے اپنی جماعت کو اسی کے موافق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ”اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی۔ تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہیں ہو گے۔“ (متی ۵/۲۰)

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ جائزہ لیں۔ کہ آیا ان کی جماعت کے افراد ان نصائح پر عمل پیرا ہیں۔ اور ان کی زندگی میں انقلاب اور تبدیلی پائی جاتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محولہ بالا تحریر کا منشا ہے؟

صدر انجمن احمدیہ کے لئے مختلف قسم کے واقفین کی ضرورت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب تک صرف تحریک جدید کے لئے واقفین لئے جاتے تھے۔ اب ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ صدر انجمن کے لئے بھی واقفین زندگی کی تحریک کی جائے پس اسبارہ میں مَیں اعلان کرتا ہوں کہ مخلص احباب اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ عام رہنمائی کے لئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل قسم کے احباب کارآمد ہو سکینگے

اوّل۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ ڈاکٹر۔ دوم بی اے۔ بی ٹی

سوم۔ ایسے افراد جن کو انتظامی کاموں کا تجربہ ہو خواہ پنشنر ہوں

چہارم۔ ایسے احباب جو تجارتی یا صنعتی دلچسپی رکھتے ہوں۔ خواہ مڈل تک کی تعلیم ہو۔ گذارہ کے متعلق ہر ایک واقف کو صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیگی۔ کہ کس اصل پر وہ گذارہ دے سکتی ہے۔

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی)

خلفائے راشدینؓ کا قائم کردہ شہری نظام

(از مکرم محمد طفیل صاحب منیر)

عربوں نے بلاد روم و فارس کو فتح کرنے کے بعد ان کے صوبوں کے نظام شہری کو درہم برہم کرنا نامناسب خیال کیا۔ اور چند خلاف اسلام امور میں اصلاحات کے سوا اور کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کی۔ مسلمان مفتوحہ اقوام سے قریب ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ اس لئے وہ ہر اس کام سے احتراز کرتے۔ جو فاتح و مفتوح قوم میں بُعد پیدا کرے۔

خلافت راشدہ میں ریاست کا نظم و نسق مختلف اداروں میں مخصوص اختیارات و فرائض کے ساتھ تقسیم ہُوا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقرر کردہ گورنروں کو بحال رکھا۔ اور حکومت کے دوسرے شعبے ممتاز صحابہؓ کے سپرد کر دیئے۔ چنانچہ مالیات کا شعبہ حضرت ابو عبیدہؓ اور عدالت کا محکمہ حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا۔ اس میں آپ نے مناسبت اور علمی قابلیت کا لحاظ رکھا تھا۔ دوسرے مہمات حکومت میں آپ اصحاب رائے اور ارباب فقہ سے مشورے کیا کرتے تھے۔ ان میں حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ ابی بن کعبؓ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ قاضیوں کے تقرر کا اختیار اپنے صوبوں میں گورنروں کو حاصل تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں حسب ذیل بارہ صوبوں میں تقسیم تھے۔ مکہ مدینہ۔ طائف۔ صنعا۔ حضرموت۔ خولان۔ زبید۔ امع۔ جند۔ نجران۔ جرش اور بحرین۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب دائرہ حکومت زیادہ وسیع ہُوا۔ تو آپ نے اسلامی ریاست کو چند بڑے بڑے صوبوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ ان کے نظم و نسق اور مالیات کے انتظام میں آسانی ہو۔ اہواز اور بحرین کا ایک صوبہ سجستان۔ مکران اور کرمان کو ملا کر ایک صوبہ۔ طبرستان کا ایک صوبہ۔ بلاد فارس کو تین صوبوں میں تقسیم کر دیا۔ عراق کے دو حصے کر دیئے۔ ایک کا صدر مقام کوفہ تھا۔ دوسرے کا بصرہ تھا۔ بلادِ شام کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک کا مرکز حمص تھا۔ اور دوسرے کا دمشق تھا۔ فلسطین ایک مستقل صوبہ تھا۔ افریقہ کے تین ٹکڑے کر دیئے۔ مصر کا مرتفع علاقہ۔ مصر کا نشیبی علاقہ مغربی مصر اور صحرائے لیبیا

حکومت اسلامیہ کا شہری نظام سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے قائم کیا تھا۔ سیاسی زاویۂ نگاہ سے حضرت عمر بلاد عرب میں مرکزیت اور عربوں میں ایک قومی وحدت کا احساس پیدا کرنا چاہتے تھے۔ وہ اسے بھی ناپسند کرتے تھے۔ کہ مفتوحہ ممالک میں شادی بیاہ کا رشتہ قائم کیا جائے۔ انہیں دوسری قوموں سے عربوں کا نسلی اختلاط گوارا نہ تھا۔ یہ ان کی سیاسی پالیسی تھی۔ سید امیر علی جج کے الفاظ میں "اگر حضرت عمر کی زندگی کی مدت کچھ اور طویل ہوتی۔ تو ان کی غیر معمولی سیاسی صلاحیت اور بلند پایہ شخصیت عربوں میں وحدت قومی کا زبردست احساس پیدا کر دیتی اور وہ ان خانہ جنگیوں میں ایک وسیع خلیج بن کر رہ جاتے۔ جنہوں نے اسلام کی بنیادیں ہلا دی تھیں"۔

حضرت عمرؓ نے ہر صوبہ میں ہر ایک گورنر کا تقرر کیا تھا۔ جو ان کی ہدایات کے ماتحت حکومت کرتا تھا۔ خلیفہ کو عاملہ مقننہ اور انتظامیہ کے کلی اختیارات حاصل تھے۔

ہر صوبہ کا گورنر نماز میں امامت کرتا۔ جھگڑوں کا تصفیہ کرتا۔ جنگ میں فوج کی قیادت کرتا۔ مال جمع کرتا۔ اور حکومت کے دوسرے اہم فرائض انجام دیتا تھا۔ خراج کے افسر کی اعلیٰ حیثیت تھی۔ یہ مالیات کا سب سے بڑا افسر تھا۔ اور گورنر کے دوش بدوش حکومت کے فرائض انجام دیتا تھا۔ گورنر نظم و نسق میں خود مختار تھا اور خراج کا افسر مالیات کے محکمہ کا مستقل حاکم تھا۔ اس کی حیثیت گورنر کے رقیب کی تھی۔ چنانچہ دونوں میں اقتدار کے بارے میں ہمیشہ کشمکش رہتی تھی۔ حضرت عمرؓ کی یہ زبردست سیاست تھی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ ایک دوسرے سے چوکنا تھا۔ مالیات کے افسر کا تقرر بھی خلیفہ کے اختیار میں تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرب گورنر مقرر کئے تھے۔ ان کے جانشینوں کی پالیسی بھی یہی رہی۔ حضرت عمر کا معمول تھا۔ کہ جب کسی کو گورنر بنا کر روانہ کرتے تو اسے رخصت کرنے کے لئے کچھ دور مدینہ کے باہر تشریف لاتے۔ اور ہدایات فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔

"میں نے تمہیں گورنر اس لئے مقرر کیا ہے۔ کہ تم لوگوں میں نماز قائم کرو۔ ان کے حقوق ادا کرو۔ ان میں عدل و انصاف کرو۔ دیکھو عربوں کو درّے نہ مارنا۔ اس کی وجہ سے ان کی وقعت کم ہو جائے گی۔ اور نہ انہیں نظر بند کرنا۔ یہ ان کے حق میں ایک فتنہ ہوگا۔"

حضرت عمر نہایت بیدار مغز خلیفہ تھے۔ اور وہ گورنروں کے حالات سے باخبر رہتے۔ اگر کسی گورنر کی شکایت پہنچتی۔ تو گورنر اور مظلوم دونوں کو اپنے سامنے حاضر کرتے۔ اور پوری تحقیق کے بعد منصفانہ فیصلہ فرماتے۔ اور اس میں کسی کی رعایت نہ کرتے۔ جب فوج کے سپہ سالاروں کو رخصت کرتے۔ تو انہیں خدا کے خوف اور جبر اور زیادتی سے اجتناب کی نصیحت فرماتے۔ جنگ میں بزدلی سے غیرت دلاتے۔ دشمن کی نعش کی بے حرمتی سے روکتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہد خلافت میں حضرت عمر کی سیاسی پالیسی اختیار کی۔ ان کا سب سے پہلا فرمان جو سپہ سالاروں کے نام پہنچا۔ وہ یہ تھا۔

"عمرؓ کا دستور حکومت اور نظام قائم رہے گا۔ تم میں سے کسی کو اپنے عہدے سے ہٹایا نہیں جائے گا۔"

حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں ان کا اقتدار ان کے بڑھاپے کے باعث کم ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے صوبوں میں بغاوتیں اور زبردست فتنے برپا ہوئے۔ جنہوں نے آخر انہیں شہید کر کے دم لیا۔ حضرت علی خلافت راشدہ کے چوتھے خلیفہ نے یک قلم اپنے سابق خلیفہ عثمانؓ کے مقرر کردہ گورنروں کو معزول کر دیا۔

خلافت راشدہ میں خلفاء "مجلس شیوخ" سے انتظامی امور اور حکومت کے نظم و نسق میں امداد لیا کرتے تھے۔ اس مجلس کے عناصر ترکیبی میں بڑے بڑے صحابہ، اعیان مدینہ اور سرداران قبائل داخل تھے۔ مسجد نبوی میں ہی اس مجلس کا اجلاس ہوتا تھا۔ خلیفہ اس مجلس کے مشورہ کے بغیر کسی امر کا قطعی فیصلہ نہ کرتا تھا۔ اسلام کا نظام حکومت خلافت راشدہ کے تیس سالہ دور میں بڑی حد تک جمہوری نظام سے ملتا جلتا تھا۔ خلافت راشدہ کے شہری و ملکی نظام کو مسجد سے خاص تعلق رہا ہے۔

اسلام کے ابتدائی دور میں مسجد اجتماعی اور سیاسی اغراض کا مرکز تھی۔ خلیفہ اور گورنر خود امامت کرتے اور سیاسی معاملات طے کرتے۔ اس زمانہ میں مسجد صرف عبادت گاہ نہ تھی۔ بلکہ سیاسی اور اجتماعی زندگی کا واحد مرکز تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سفیروں سے ملاقات فرماتے۔ گورنروں کو ہدایات مسجد سے روانہ فرماتے۔ دنیوی معاملات میں صحابہ سے مشورہ لینا ہوتا۔ تو مسجد کو ہی مشاورت گاہ بناتے۔ مسجد کا ممبر دستوری حکومت کے تخت شاہی کے مشابہ ہے۔ جس پر کھڑا ہو کر بادشاہ تقریر کرتا ہے۔ اور اپنی سیاسی حکمت عملی کا اعلان کرتا ہے۔

مسجد آغاز اسلام سے علماء کا مرکز رہی ہے۔ یہ تفسیر و حدیث کی درسگاہیں تھیں۔ بچوں کے مکتب۔ مذہبی تعلیم گاہیں رہیں۔ اس زمانہ کی سیاست کو مذہب سے کسی طرح جدا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت مسجد میں ان تمام امور کا اعلان کیا جاتا تھا۔ جن کا تعلق مفاد عامہ سے ہوتا تھا۔

لیکن یہ صورت زیادہ دیر تک قائم نہ رہی خلافت راشدہ کے بعد خلیفہ منبر کے کام تخت شاہی سے لینے لگا۔ اور گورنروں اور قاضیوں نے مسجد کی جگہ اپنی اپنی جلوہ گاہوں کو اپنا سیاسی اور عدالتی مرکز قرار دیا۔ اور وہیں سے اپنے فرائض انجام دینے لگے۔ مسجد اب صرف اس لئے رہ گئی۔ کہ وہاں مذہبی تقریریں کر دی جاویں۔ جس میں حمد و ثناء درود و سلام ہوں۔ اور اس محراب و منبر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام اور محافظ دین کی حیثیت سے خلیفہ کا پروپیگنڈا کیا جائے۔ جب خلیفہ کے سیاسی جاہ و جلال کا جنازہ اٹھ گیا۔ اس وقت اتنا کافی تھا۔ کہ خطبہ میں خلیفہ کا نام ذکر کر دیا جاوے۔ تاکہ رائے عام کو یہ غلط فہمی رہے۔ کہ گورنر خلیفۂ وقت کو امت مسلمہ کا سب سے بڑا سیاسی فرمانروا تسلیم کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت گورنر اپنی ذات کے سوا کسی دوسری شخصیت کے تفوق کو تسلیم کرنا موجب عار سمجھتا تھا۔

ضروری اطلاع برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کا ایک اشد ضروری اجلاس زیر صدارت جناب امیر صاحب ضلع بتاریخ ۱۱ فروری ۵۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ میں ہوگا۔ ایجنڈا حسب ذیل ہوگا۔

(۱) انتخاب نمائندہ برائے کمیٹی نظر ثانی دستور اساسی۔

(۲) انتخاب قائد ضلع برائے ۵۵ء

لہٰذا تمام قائدین سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ شرکت کے لئے ضرور تشریف لائیں۔

خاکسار عبد الرشید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۸۹ واٹر ورکس شہر سیالکوٹ

چودھری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا کہاں ہیں

دفتر ہذا کی طرف سے ایک رجسٹری چٹھی مورخہ ۲۸/۱/۵۵ کو چودھری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا کو بھیجی گئی تھی۔ جو اس نوٹ کے ساتھ واپس آگئی ہے۔ کہ "مکتوب الیہ بہت دنوں سے گاؤں میں حاضر نہیں ہے۔ مکمل پتہ کوئی نہیں۔"

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں ہوں۔ فوراً دفتر میں حاضر ہو جائیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

معراج کی حقیقت

(از اقبال احمد صاحب گجراتی جامعۃ المبشرین)

(۲)

(۶) چھٹی بات یہ بیان کی گئی ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا۔ جیسا کہ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں اس کا بھی ذکر ہے کہ جب آپ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا کلمہ اللہ تعالیٰ عند ذالک

دوسری بات جس سے پتہ چلتا ہے کہ واقعہ معراج ایک الگ واقعہ ہے اور واقعہ اسراء ایک الگ واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ تمام کتب احادیث و تواریخ سے ثابت ہے کہ سورۃ نجم نبوت کے ابتداء میں نازل ہو چکی تھی یعنی شوال ۵ھ بعد نبوت۔ اور اس میں چونکہ معراج کا ذکر ہے۔ اس لئے یقیناً معراج کا واقعہ بھی اس سے قبل ہو چکا تھا۔

لیکن اسراء جس کا ذکر بنی اسرائیل میں ہے اس کی نسبت زرقانی شرح مواہب میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ ۱۱ھ بعد نبوت ربیع الاول یا ربیع الثانی یا رجب یا شعبان میں ہوا ہے۔ (زرقانی جلد اول ص۳۰۶)

مسیحی مؤرخین نے اسے بارھویں سال بعد نبوت میں تسلیم کیا ہے (میور لائف آف محمدؐ ص۱۲۱) اس کے بعد ایک اور ثبوت بھی اس امر کی تائید میں ہے کہ یہ واقعہ شعب ابی طالب سے نکلنے کے بعد کا ہے۔ اور شعب ابی طالب میں آپ اور آپ کے ساتھی ساتویں سال بعد نبوت میں داخل ہوئے تھے۔ اور دسویں سال میں وہاں سے نکلے۔ وہ ثبوت یہ ہے کہ حدیث اسراء کے متعلق ایک ہی واقعہ کا گواہ ہے۔ اور وہ ام ہانیؓ ہیں۔ جو آپ کی چچا زاد بہن اور ابوطالب کی بیٹی تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جس رات یہ واقعہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اور بہت سے صحابہ نے بھی بیان کیا ہے کہ آپ اس رات ام ہانیؓ کے مکان پر تھے اور یہ ظاہر ہے کہ آپ حضرت خدیجہؓ کی زندگی یا حضرت ابوطالبؓ کی زندگی میں ام ہانیؓ کے گھر میں نہیں رہ سکتے تھے۔ پس ام ہانیؓ کے گھر میں آپ کا ان ایام میں رہنا بھی بتاتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوطالبؓ کی وفات کے بعد کا ہے۔ اور ان دونوں کی وفات بھی ۱۰ھ بعد نبوت میں ہوئی ہے۔ پس اس شہادت سے بھی استنباط ہوتا ہے کہ یہ واقعہ گیارھویں یا بارھویں سال بعد نبوت کا ہے۔ پس جب ان دونوں واقعات کی تاریخوں میں چھ سات سال کا فرق ہے تو انہیں ایک ہی واقعہ قرار دینا کسی طرح درست نہیں۔

علاوہ تاریخی شواہد کے ایک اور امر بھی اس استدلال کی تائید میں ہے۔ وہ یہ کہ حدیث معراج سے ثابت ہے کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت واقعہ میں ہوئی ہے۔ اب اگر ان دونوں میں ایک سمجھا جائے تو ماننا پڑے گا۔ یہ پانچوں نمازیں گیارھویں یا بارھویں سال بعد ہجرت ... فرض ہوئی ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالبداہت غلط ہے۔

اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ان میں اشتراک کیوں ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عربی زبان میں خواہ آسمان پر جانے کا ذکر ہو۔ خواہ زمین پر سفر کرنے کا۔ اگر رات کو کوئی سفر ہو تو اسے اسراء کہیں گے۔ اس لئے اسریٰ کا لفظ معراج اور اسراء دونوں پر بولا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں واقعات رات کو ہوئے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان دونوں کے نظاروں میں کئی باتیں آپس میں ملتی جلتی تھیں۔ مثلاً انبیاء سے ملاقات اور دوزخ جنت کے نظارے لہٰذا ان دونوں واقعات کو ایک ہی سمجھ لیا گیا۔

نوعیت معراج

نوعیت معراج کے بارے میں بھی امت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور وہ اختلاف مذہب نہیں بلکہ اختلاف رائے ہے جو سلف کے اختلاف آراء پر مبنی ہے۔ چنانچہ بعض صحابہ معراج جسمانی بحالت بیداری کے قائل ہیں۔ چنانچہ قاضی عیاض کتاب الشفاء میں اس مسلک کو چند صحابہؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ (۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۲) حضرت جابر بن عبداللہؓ (۳) حضرت انس بن مالکؓ (۴) حضرت عمر ابن الخطابؓ (۵) حضرت ابوہریرہؓ (۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ۔

اور بعض صحابہ معراج روحانی بحالت خواب کے قائل ہیں۔ یہ مسلک حضرت معاویہؓ۔ حضرت عائشہؓ حضرت خدیجہؓ اور حضرت حسنؓ کا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن جریر اپنی تفسیر میں یوں روایت کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ خواب تھا۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا بلکہ یہ روحانی سیر تھی۔

سیرۃ ابن ہشام میں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بحالت معراج آنحضرت صلعم کا جسم مبارک غائب نہیں ہوا تھا۔ بلکہ آپؐ کا یہ معراج روحانی تھا۔

دور صحابہ میں تو فقط یہ دو قول ملتے ہیں۔ مگر زمانہ مابعد میں ایک اور قول بھی پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ حصہ معراج کا منامی حالت میں واقعہ ہوا اور بقیہ بیداری میں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی اسی کو مرجح قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ ایک جدید رائے ہے

معراج جسمانی ماننے والوں کے دلائل

دلیل ۱۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ اسے ایک عظیم الشان واقعہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس کی ابتداء سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ سے ہوئی ہے (دلیل ۲) اگر یہ جسمانی نہ ہوتا تو کفار قریش تکذیب کیوں کرتے (دلیل ۳) بعض مسلمان اس بات کو سن کر مرتد بھی ہو گئے تھے۔ (دلیل ۴) لفظ عبد روح اور جسم دونوں سے عبارت ہے

جسد عنصری کے ساتھ معراج ماننے والوں کی تردید

(۱) ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اسے ایک عظیم الشان واقعہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ سو اس کے جواب میں جاننا چاہیئے کہ یہ بات چنداں وزنی نہیں۔ اگر معراج روحانی بھی ہو تو اس سے اس کی عظمت کم نہیں ہو جاتی۔ عظمت تو اس لحاظ سے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے بلند تر مقام پر پہنچایا گیا۔

(۲) دوسری بات کہ کفار تکذیب نہ کرتے یہ بھی کوئی مضبوط دلیل نہیں۔ اس لئے کہ کفار تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی آنے کی بھی تکذیب کرتے تھے۔

(۳) تیسری بات کہ بعض مسلمان مرتد ہو گئے تھے یہ بھی صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ کسی خاص شخص کا نام احادیث میں مذکور نہیں۔ ہاں البتہ ابوسفیان والی حدیث اس کی تردید کرتی ہے۔ جہاں قیصر کے اس سوال کے جواب میں کہ کوئی مسلمان مرتد ہوتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ دین سے ناراض ہو کر کوئی مرتد نہیں ہوتا حالانکہ وہ اس وقت مسلمان بھی نہ تھا

(۴) چوتھی بات کہ لفظ عبد روح اور جسم دونوں کا مرکب ہے یہ بہت ہی کمزور ہے۔ کیونکہ رویا میں جو کچھ انسان دیکھتا ہے وہ گو اس جسد عنصری کا نہ ہو مگر روح کو ایک اور جسم مل جاتا ہے۔ اور حالت کشفی میں بھی رویا سے زیادہ صفائی کی حالت ہے ایک اور نورانی جسم عطا ہوتا ہے جس کے ساتھ انسان کسی دوسرے عالم کی اشیاء کو دیکھتا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں انی اریٰ فی المنام۔ یہ دیکھنے والا بھی تو روح مع الجسد ہی ہے مگر وہ جسم جو رویا اور کشف میں ملتا ہے وہ جسم عنصری نہیں ہوتا۔

معراج کے جسد عنصری کے ساتھ نہ ہونے کے دلائل

اگر غور کیا جائے تو خود قرآن کریم سے اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح مذہب یہی ہے کہ معراج نبوی اس جسد عنصری کیساتھ نہیں ہوا۔ بلکہ دوسرے نورانی جسم کے ساتھ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ حالت کشف میں اپنے برگزیدوں کو عالم روحانی کی سیر کے لئے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں پہلی دلیل تو خود یہ موجود ہے کہ اسی سورۃ میں (بنی اسرائیل) معراج کا ذکر کر کے فرمایا۔

وما جعلنا الرویا التی اریناک جہاں صاف الفاظ میں اسے رویا کہا ہے اور رویا کا لفظ عالم خواب یا کشف سے مخصوص ہے جس میں جسد عنصری حرکت نہیں کرتا والرویا ما یریٰ فی المنام رویا وہ ہے جو خواب میں دیکھا جاتا ہے یا ربودگی کی حالت میں

دلیل ۲۔ جب کفار نے جسد عنصری کے ساتھ اوپر جانے کا مطالبہ کیا جیسا کہ ہے او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتاباً نقرأہ۔ تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً اے رسول تو کہہ دے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف بشر رسول ہوں۔ گویا یہ تقاضائے بشریت کے خلاف ہے کہ انسان اس جسد عنصری کے ساتھ اس زمین کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ پر چلا جائے اور خدا تعالیٰ خود ایسا کرنے سے پاک ہے

دلیل ۳۔ صحیح بخاری میں صاف یہ الفاظ موجود ہیں فیما یری قلبہ وتنام عینہ ولا ینام قلبہ۔ یعنی اس حالت میں معراج ہوا کہ آپ کا قلب دیکھتا تھا۔ اور آپ کی آنکھ سوتی تھی۔ مگر دل نہیں سوتا تھا

دلیل ۴۔ اسی حدیث کے آخر میں ہے۔ واستیقظ وھو فی المسجد الحرام پھر آپ جاگ اٹھے اور آپ مسجد حرام میں تھے۔

دلیل ۵۔ پانچویں دلیل یہ ہے کہ آپؐ نے معراج کی رات ایک رستہ میں بڑھیا دیکھی تو جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے تو جبرائیل نے کہا اے محمد صلعم آگے چلئے۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو دیکھا تو اس کے متعلق آپؐ نے دریافت کرنا چاہا مگر جبرائیل نے آگے چلنے کو کہا۔ تیسری دفعہ آپؐ نے ایک گروہ کو دیکھا جس نے آپ کو سلام کہا تو اس پر جبرائیل نے کہا کہ آپ ان کو سلام کا جواب دیں۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے پوچھنے پر بڑھیا کی تعبیر دنیا بتائی۔ اور اکیلے شخص کی تعبیر شیطان بتائی۔ اور اس گروہ کی تعبیر یہ بتائی کہ وہ انبیاء کا گروہ تھا۔ تو اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آپ کا یہ معراج روحانی تھا نہ کہ جسمانی۔ اگر جسمانی ہوتا تو پھر ان چیزوں کی تعبیر کرنے کا کیا مطلب تھا۔

معراج کے متعلق بانی سلسلہ احمدیہ کی رائے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت چلی آئی ہے کہ جب کبھی دنیا ضلالت اور گمراہی کے وساوس میں مبتلا ہو جاتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے ایک فرستادہ کو مبعوث کرتا ہے تا وہ دنیا کو از سرِ نو راہ راست پر قائم کرے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے جہاں اور امور میں فیصلے صادر فرمائے ہیں نوعیت معراج کے بارے میں بھی اپنا فیصلہ صادر فرمایا۔ چنانچہ حضور الحکم اگست ۱۹۰۵ء میں ارشاد فرماتے ہیں:-

(باقی ص۶ پر)

احباب جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدے مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں

۱- جماعت کے محترم امیروں پریذیڈنٹوں اور مالی سکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ (جن کے ذمہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے) کے قائدین۔ زعماء۔ عہدیداران اور ممبروں سے پُرزور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہایت مستعدی توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں کہ دفتر اول کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہنچ جائے۔

۲- جتنے وعدے روزانہ حاصل ہو سکیں۔ انہیں بصورت قسط ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تا وکالت مال حضرت اقدس کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے یہ نہایت ضروری گذارش ہے۔

۳- کوئی مرد عورت۔ بچہ جماعت کا ایسا نہ رہ جائے جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔ نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جا سکتی ہے۔

۴- یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالےٰ دُنیا کے ویرانے آباد ہوں گے۔ ظلمتکدوں میں آسمانی روشنی کے مینار تعمیر ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا ربع مسکون میں ہر جگہ لہرائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ہش بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز ریاض احمد بعمر قریباً پانچ سال ملتان میں سخت بیمار ہے۔ بخار اور شدید بے چینی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے۔ اور تقویٰ۔ عزت اور خدمت دین وخدمت خلق والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین ثم آمین

(اخوند فیاض احمد کراچی)

احباب تحریک حج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

فریضہ حج کی طرف احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ متوجہ کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ جس کا ذکر الفضل کی چند اشاعتوں میں ہو چکا ہے۔ الحمدللہ کہ اس کے نتیجہ میں احباب جماعت کی طرف سے بکثرت خطوط آ رہے ہیں۔ لہذا احمدی دوستوں کی آگاہی کے لئے تحریک حج کے مختصر کوائف عرض ذیل ہیں۔

۱- ہر احمدی دوست اس تحریک کا رکن بن سکتا ہے۔ قائدین و زعما صاحبان مقامی ضرورت کے مطابق فارم رکنیت منگوالیں۔

۲- فارم رکنیت براہ راست مرکز سے حاصل کرنے کے لئے ایک روپیہ فی فارم بذریعہ منی آرڈر بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوا دیا جائے۔ اور منی آرڈر رسید حاصل کردہ از ڈاکخانہ جوابی لفافہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دی جائے۔ جوابی لفافہ پر پتہ خوشخط [illegible] وضاحت سے تحریر کیا جائے کہ رقم "تحریک حج خدام الاحمدیہ" کی مد میں جمع کی جائے۔

۳- ہر رکن کو تحریک حج کے فنڈ میں کم از کم ایک روپیہ سالانہ چندہ ادا کرنا ہوگا۔ (ذی استطاعت احباب زیادہ عنایت فرمائیں۔ تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔)

۴- ہر سال تحریک ہذا کے اراکین میں سے کم از کم ایک دوست کو منتخب کر کے حج کے لئے بھجوایا جائیگا۔ اگر فنڈ اجازت دے تو ایک سے زیادہ دوستوں کو بھی منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۵- ہر منتخب شدہ دوست کو حج فنڈ سے چھ صد روپیہ کی امداد دی جائے گی۔ بقیہ اخراجات کا انتظام منتخب شدہ دوست کو خود کرنا ہوگا۔

۶- تا اطلاع ثانی منتخب شدہ دوست حج پر جانے کے لئے درخواست دینے اور اس سلسلہ میں جملہ انتظامات کرنے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ سردست دفتر ہذا صرف چھ صد روپیہ کی سہولت بہم پہنچا سکتا ہے۔ البتہ آئندہ سال سے انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کی جائیگی کہ مزید سہولتیں بہم پہنچانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ واللہ الموافق

(مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کیلئے دیا جائے

گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے خلاف جو پراپیگنڈا کیا گیا تھا۔ اس کی بنیاد غلط اور بے بنیاد باتوں پر تھی۔ جماعت احمدیہ کی طرف غلط عقائد منسوب کئے گئے۔ تحریر و تقریر میں غلط۔ جھوٹے اور مسخ شدہ حوالے پیش کر کے لوگوں کو جماعت کے خلاف ابھارا گیا۔

احباب جماعت کا فرض ہے کہ جماعت کے خلاف پھیلائی گئی ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے تعلیم یافتہ اور سنجیدہ طبقہ کے لوگوں کو سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دیں تاکہ وہ اصل کتب کو پڑھ کر جماعت کے متعلق خود رائے قائم کر سکیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اُمراء و صدر صاحبان جائزہ لیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے تمام جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو ہدایت ہے کہ اپنی ماہوار کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ اس بارہ میں متعدد مرتبہ الفضل میں یاددہانی کرائی جا چکی ہے۔ مگر تھوڑی جماعتوں کی طرف سے باقاعدگی سے رپورٹ آتی ہے۔ مہربانی کر کے امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کا جائزہ لیں کہ کیا وہ تعلیم و تربیت کا کام کرتے ہیں اور رپورٹ بھیجتے ہیں۔ اگر نہیں بھیجتے تو ہدایت فرمائیں۔ کہ وہ نظارت ہذا کی ہدایت کی تعمیل فرمائیں۔ اس ہدایت کے ماتحت ۱۰ فروری تک رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول ہو جانی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

معراج کی حقیقت

(بقیہ صفحہ ۵)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج جس جسم کے ساتھ ہوا وہ آسمانی تھا۔ وہ معراج قابل تعریف نہیں جو تمام لوگ مانتے ہیں۔ چونکہ ہر شخص اپنی حد تک بات کرتا ہے۔ بچہ اس حد تک کہتا ہے جو کھیل تک محدود ہو۔ کم علم اپنی حد تک۔ اسی طرح یہ لوگ چونکہ اس حقیقت سے محض ناآشنا اور ناواقف تھے انہوں نے یہانتک ہی اس راز کو سمجھا۔ لیکن خداتعالےٰ نے مجھ پہ اس کی حقیقت کھول دی ہے اور عوام اس سے محض ناواقف ہیں اس لئے اعتراض کرتے ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ وہ ایک ایسا کشفی رنگ تھا کہ اس کو ہرگز خواب نہیں کہہ سکتے۔ یہ سچی بیداری تھی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کمال حاصل ہوا۔ اور یہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کامل درجہ کا تقدس اور تطہر نہ ہو"

پس اس آسمانی فیصلہ کے بعد سمجھ لینا چاہئیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج اسی نوعیت کا درست ہے جو نوعیت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر بیان فرمائی۔

کراچی میں ساٹھ ہزار روپے کا سونا پکڑا گیا

کراچی ۷ فروری۔ کل پولیس نے صرافہ بازار میں ۶۰ ہزار روپے کا سونا اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پولیس کو اس بات کی رپورٹ پہنچائی گئی کہ سونا ناجائز طور پہ درآمد کیا گیا ہے۔ چھ تولے سونا دو دفعہ چھاپہ مار کر پکڑا گیا۔ پہلا چھاپہ ناجائز درآمد کی روک تھام کرنے والی پولیس نے اور دوسرا مقامی پولیس نے مارا۔

جاپان محصول و تجارت کے سمجھوتے کا ممبر بن جائیگا

ٹوکیو ۷ فروری۔ جاپان اس سال کے آخر تک تجارت و محصول کے عام سمجھوتے کی کانفرنس کے اجلاسوں میں شرکت کر سکے گا چاہے وہ اس تاریخ تک سمجھوتے میں پوری طرح شریک کر لیا جائے یا نہیں سمجھوتے میں شریک ملکوں نے کل اس سلسلے میں ایک فیصلے کی تجدید کی۔ اس فیصلے کی میعاد جون ۱۹۵۵ء میں ختم ہونے والی ہے۔

اردو کالج کو امریکی سفارت خانہ کی طرف سے کتابوں کا تحفہ

کراچی ۷ فروری۔ امریکی سفارت خانہ نے اردو کالج کو اڑھائی سو کتابیں جو مختلف موضوع پہ ہیں بطور تحفہ دی ہیں۔ یہ کتابیں کل صبح ۱۰ بجے ایک خاص تقریب کے دوران امریکی کلچرل افسر مسٹر ریویا پیش کریں گے۔

بلوچستان میں مزید دو لاکھ درخت لگائے جائیں گے

کوئٹہ ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان ریاستی یونین کی انتظامیہ نے ریاست میں مزید دو لاکھ درخت لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح ۱۹۵۰ء سے اب تک بلوچستان میں جو درخت لگے ہیں ان کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہو جائیگی۔

اٹیمی کمیشن سات سو معاہدے کر چکا ہے

واشنگٹن ۸ فروری۔ امریکی اٹیمی کمیشن کی اطلاع ہے کہ کمیشن اٹیمی قوت کے غیر فوجی استعمال کے لئے تحقیقاتی اداروں سے سات سو معاہدے کر چکا ہے۔ یہ تمام معاہدے غیر پوشیدہ کاموں کے لئے ہیں۔ اور ان کی تحقیقات کے نتائج سے ہر جگہ کے سائنسدانوں کو مطلع کیا جا سکتا ہے۔ کمیشن نے اپنی تازہ رپورٹ میں اس قسم کے چھ سو اسی معاہدوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں بیشتر معاہدے یونیورسٹیوں سے کئے گئے ہیں۔ معاہدے کیمیا۔ فولاد سازی طبیعات حیاتیات طب اور اٹیمی قوت پیدا کرنے والی مشینوں سے متعلق ہیں۔

بھارتی طیارہ کو حادثہ

ناگپور ۷ فروری۔ انڈیا ایئر لائنز کا ایک ڈکوٹہ طیارہ ناگپور ہوائی اڈہ کے نزدیک گر کر تباہ ہو گیا اور اس پر جو دس آدمی بیٹھے تھے وہ سب کے سب مر گئے۔ یہ حادثہ طیارہ کے ہوائی اڈہ سے پرواز کرنے کے چند منٹ بعد پیش آیا۔ آل انڈیا ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ یہ طیارہ دہلی کے لئے روانہ ہوا تھا۔ حادثہ صبح تین بجکر ۴۹ منٹ پر پیش آیا۔ ہوائی اڈہ کے احکام دوڑ کر وہاں پہنچے۔ لیکن اس وقت تک تمام افراد دم توڑ چکے تھے۔ طیارہ میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے اور وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔

جنیوا میں اٹیم برائے امن کی عالمی کانفرنس ہوگی

نیویارک ۷ فروری۔ بھارت کے اٹیمی سائنسدان ڈاکٹر بھابھا سے اٹیمی کانفرنس برائے امن کی صدارت کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ یہ کانفرنس ۸ اگست کو جنیوا میں ہو رہی ہے۔ مسٹر بھابھا بھارتی اٹیمی کمیشن کے صدر ہیں۔ وہ بمبئی میں بنیادی تحقیقات کے ٹاٹا انسٹیٹیوٹ کے ڈائرکٹر ہیں۔ امریکی سائنسدان ڈاکٹر ربی نے کہا ہے کہ ان کو توقع ہے کہ جنیوا کانفرنس اٹیمی کانفرنس کے پر امن استعمال سے متعلق معلومات کی فراہمی کے سلسلہ میں اہم حصہ لے گی۔ ڈاکٹر ربی اقوام متحدہ کی اس کمیٹی میں امریکہ کے نمائندہ ہیں جو جنیوا کانفرنس کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ بھارت اور امریکہ کے علاوہ حسب ذیل ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ برازیل کناڈا۔ فرانس۔ برطانیہ۔ روس۔ ہفتہ کو ڈاکٹر ربی نے اخباری کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کانفرنس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدر آئزن ہاور کی تجویز کا اقوام متحدہ کے ملکوں نے پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ صدر آئزن ہاور نے ایک ایسا طریقہ معلوم کرنے کی اپیل کی تھی جس کے تحت انسان کی قوت اختراع موت لانے کا باعث نہ ہو بلکہ زندگی بخشنے کا باعث ہو۔ ڈاکٹر ربی کو ۱۹۴۴ء میں طبیعات کا نوبل انعام ملا تھا۔ نامہ نگاروں کے اس سوال کے جواب میں کہ ان کو کانفرنس سے کیا کیا توقعات وابستہ ہیں۔ ڈاکٹر ربی نے کہا کہ اس اجتماع میں اتنی معلومات حاصل ہو جائے گی جس کی مدد سے یہ ممالک اٹیمی ترقی کے پروگرام کو مرتب کرنے میں پہلے کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقہ پہ پالیسی بنا سکیں گے۔ انہوں نے یہ توقع (م) بھی ظاہر کی کہ کانفرنس زراعت حیاتیات طب وغیرہ میں بین الاقوامی تعاون کا باعث ہوگی۔

مجاہدین مغربی افریقہ کے اعزاز میں دعوت

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ (کراچی) کے زیر اہتمام بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ حلقہ مارٹن روڈ میں جناب صدر صاحب حلقہ کے زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی اور برادرم محمد شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد صدر جلسہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے مجاہدین کا تعارف کرایا۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ اپنے تجربات اور خیالات سے حاضرین کو مستفیض فرمادیں۔ چنانچہ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے قریباً نصف گھنٹہ تک "گولڈ کوسٹ میں تبلیغ اسلام" کے عنوان پہ دلچسپ پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ پھر مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے قریباً بیس منٹ تک "سیرالیون میں تبلیغ اسلام" پہ تقریر فرمائی (آپ اب گولڈ کوسٹ بغرض تبلیغ اسلام تشریف لے جا رہے ہیں) ہر دو اصحاب نے بتایا کہ ان ملکوں میں عیسائیوں کے مقابل تمدنی تعلیمی اور سیاسی لحاظ سے مسلمان بہت پست ہیں۔ اور یہ جماعت احمدیہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب وہاں مسلمانوں کو اپنی اہمیت اور اپنی قابلیت کا احساس ہو رہا ہے۔ اس کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب اختر۔ مبارک احمد صاحب اور محمود احمد صاحب نے پانچ پانچ منٹ اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ یہ نوجوان مجاہدین اسلام بھی مغربی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ تمام مجاہدین نے احمدی نوجوانوں کو دین کی خدمت کو اپنا نصب العین بنانے کی تلقین کی۔ اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

بعد ازاں زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ مکرم اخوند فیاض احمد صاحب نے مجاہدین کے تشریف لانے پر ان کا مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور خدام کو توجہ دلائی کہ تحریک جدید کا زندہ پھل ہمارے سامنے موجود ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ حریت کے درخت کو پانی دینے کا جو کام تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جاری فرمایا ہے اس کو بحسن و خوبی انجام دیں۔ اور اپنے وعدوں کو بڑھانے اور سو فی صدی پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

آخر میں صدر جلسہ جناب چوہدری محمد حسین صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کی اس کارگذاری پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اس نے مجاہدین کرام کو حلقہ میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ اور یہ مبارک تقریب منعقد کی۔ اور مجاہدین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد احباب کو دین کی خاطر قربانیوں اور اسلامی ارکان کی ادائیگی کی طرف نہایت مؤثر طور پر توجہ دلائی۔ اور بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔ اس کے بعد عشاء کی نماز ادا کی گئی۔ اور بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کی طرف سے مجاہدین کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ جس میں مجاہدین کے علاوہ مکرم خان عبدالمالک خان صاحب و مرزا لطیف احمد صاحب مبلغین کراچی۔ جناب چوہدری محمد حسین صاحب صدر حلقہ مارٹن روڈ جناب مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی (صحابی) اور جناب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اور ان کی عاملہ کے بعض اراکین اور حلقہ مارٹن روڈ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے بعض اراکین نے شرکت کی۔ کھانے کے بعد کچھ دیر جناب مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر دلگداز گفتگو فرمائی۔

(قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی)

درخواستہائے دعا

میری والدہ صاحبہ پشاور میں بیمار ہیں۔ نیز میرے خالو رستم خان صاحب اور شاہ جی محمد اکبر [illegible]ل صاحب رئیس ترنگزئی بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ عطا فرمادے۔ آمین

(بشیر احمد رفیق بی اے جامعۃ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ)

میری ماموں زاد ہمشیرہ انتڑیوں میں زخم کی وجہ سے دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا لطف الرحمن عفی عنہ جامعۃ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ)

میرا لڑکا عزیزم عبداللطیف بیمار رہنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز میں مالی کمزوری میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری مالی مشکلات دور فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ترقی دے۔ آمین

(چوہدری عبدالکریم اشتیاق احمد ٹھیکیداران بھٹہ از کمالیہ)

حکیم علی حسن صاحب والد حکیم محمد حسن صاحب چک ۹۸ سرگودھا ۱½ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ نیز خاکسار بھی چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب ہم دونوں کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار علی محمد از سرگودھا)

روس کی نئی نسل مذہب سے بے بہرہ ہوتی جا رہی ہے

صرف ۵ فیصد روسی عبادت گاہوں میں جاتے ہیں (سی۔ ایم لطیف)

لاہور ۷ فروری۔ مسٹر سی۔ ایم لطیف نے بادامی باغ کے قریب بٹالہ انجینئرنگ کمپنی کے مزدوروں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس کی نئی نسل بہت تیزی سے مذہب سے بیگانہ ہوتی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت روس میں صرف پانچ فیصد اشخاص عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔

مسٹر سی ایم لطیف پاکستانی اقتصادی وفد کے ساتھ روس گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب کے بعد پچھلے سینتالیس برس میں روس کی نئی نسل نے ایسے حالات میں پرورش پائی ہے جن کا ماضی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں تھا۔ روس کے عوام کمیونزم کے متعلق زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن ان کی معاشی اور اقتصادی زندگی کا ڈھانچہ اجتماعی اصولوں کی بنیاد پر رکھا گیا ہے۔

جنیوا کی طرز کی کانفرنس ممکن نہیں

نیویارک ۷ فروری۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ فارموسا میں لڑائی بند کرانے سے متعلق جنیوا کانفرنس کے شرکاء کو دوبارہ آمادہ کرنا ممکن نہیں یہاں جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے جہاز تاچین کے جزیروں سے فوجیوں اور شہریوں کو نکالنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

مسٹر محمد علی کراچی آنے سے پیشتر مغربی جرمنی میں گورنر جنرل سے ملاقات کریں گے

زیادتی کار کی وجہ سے آئرلینڈ جانے سے مسٹر محمد علی کی معذوری

لنڈن ۷ فروری۔ لنڈن میں دولت مشترکہ کی کانفرنس منگل کو ختم ہو رہی ہے۔ آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر جان کاسٹیلو نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو کانفرنس کے بعد مختصر دورہ پر ڈبلن آنے کی دعوت دی تھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی نے ڈبلن جانے سے معذرت ظاہر کی ہے

باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس کے بعد جلد سے جلد کراچی پہنچنے کی خواہش اور زیادتی کار کے پیش نظر مسٹر محمد علی نے معذرت ظاہر کی ہے۔ مسٹر کاسٹیلو نے تمام وزرائے اعظم کو جو اس وقت لنڈن میں موجود ہیں کانفرنس کے بعد مختصر دورہ کی دعوت دی ہے لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلہ والا نے یہ دعوت قبول کر لی ہے اور وہ ۹ فروری کو ڈبلن روانہ ہو جائیں گے۔ اور توقع ہے کہ اگلے روز ہی لنڈن واپس آ جائیں گے۔ اس کے بعد وہ ہالینڈ اور مغربی جرمنی کا دورہ کریں گے۔ وہ ۱۲ فروری کو ایمسٹرڈم ۱۴ فروری کو ڈزلڈورف پہنچیں گے۔ جہاں سے وہ کولمبو جانے کے لئے فرینک فرٹ روانہ ہوں گے۔

مسٹر محمد علی کراچی واپس جانے سے پیشتر ۱۰ فروری کو بذریعہ طیارہ ڈزلڈورف جائیں گے جہاں وہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد سے ملاقات کریں گے۔ گورنر جنرل آجکل طبی معائنے اور آرام کے پیش نظر مغربی یورپ کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل جب کنیڈا کے وزیر اعظم کو لنڈن کے شہری حقوق دئیے جائیں گے۔ تو اس موقعہ پر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم میں سے مسٹر محمد علی اور سر جان کوٹلہ والا ابھی موجود نہ ہوں گے۔ اس کے بعد ڈیڈیر کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائیں گے۔

بے لوث جوش اور ولولے سے کام کیجئے

ریلوے ملازمین کو ڈاکٹر خان صاحب کا مشورہ

کراچی ۷ فروری۔ ڈاکٹر خان صاحب نے ریلوے ملازمین پر زور دیا ہے۔ کہ وہ بے لوث جوش اور ولولے کے ساتھ ملک کی خدمت کریں۔ ریلوے ملازمین کی یونین کے ایک وفد نے کل وزیر مواصلات پاکستان ڈاکٹر خان صاحب سے ملاقات کی ڈاکٹر خان صاحب نے ملازموں سے کہا۔ کہ ملکی معاشرتی اصلاح کے لئے حکومت کو آپ جیسے سپوتوں سے امید وابستہ ہے اس لئے آپ کو فضول کاموں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اصلاحی کاموں کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ ڈاکٹر خان صاحب نے مزدوروں پر زور دیا کہ وہ حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ خدمت کریں۔

خرطوم ۷ فروری۔ ایسے برطانی اہلکاروں کی ایک جماعت جنہیں سوڈان کی ملازمتوں سے الگ کر دیا گیا ہے۔ لندن روانہ ہو گئی

سندھ میں ۶۰ لاکھ کے تصرف سے تین نئے ہسپتالوں کا قیام

طبی سہولتوں کے پیش نظر سندھ کے تمام ہسپتالوں میں توسیع کی جا رہی ہے

کراچی ۶ فروری۔ سندھ میں ۶۰ لاکھ روپے کے زائد تصرف سے تین نئے ہسپتال قائم کئے گئے ہیں۔ یہ ہسپتال لاڑکانہ۔ جیکب آباد اور سکھر میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ ان کو جدید ساز و سامان اور دواؤں سے لیس کیا جا رہا ہے۔ اور امید ہے کہ یکم اپریل کو کھول دیئے جائیں گے۔ ٹھٹھہ کے قریب سجاول کے مقام پر بھی ایک ہسپتال زیر تعمیر ہے۔ اور ٹھٹھہ کے سول ہسپتال کی توسیع کی جا رہی ہے۔ تاکہ یہ ہسپتال بھی درجہ اول کے ہسپتالوں میں شمار ہونے لگے۔ سندھ کے ایک ترجمان نے ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو بتایا۔ کہ بڑے بڑے مرکزوں میں طبی امداد کے پیش نظر مزید توسیع کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے صوبے میں تربیت یافتہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حیدرآباد میں ایک میڈیکل کالج قائم کیا گیا ہے۔ اور عنقریب ہی اس میں ڈاکٹروں کے لئے ایک مختصر ڈپلوما کورس شروع کیا جائیگا۔ اس میں نرسوں اور مڈوائفوں کو بھی تربیت دی جائے گی۔ میرپور خاص۔ دادو اور نواب شاہ کے ہسپتالوں میں توسیع کی کافی گنجائش ہے۔ اور انہیں بہتر بنایا جا رہا ہے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ زچہ خانوں اور بچہ خانوں کے مراکز کے قیام کے لئے بھی چند تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں"۔

شامی پارلیمنٹ میں ہاتھا پائی

دمشق ۷ فروری۔ نقل و حمل کو قومیانے کے ایک مسودہ قانون پر شامی پارلیمنٹ میں مباحثہ کے دوران میں عوام پسند پارٹی اور جمہوری بلاک کے ارکان کے درمیان گرما گرم مباحثہ کے بعد آپس میں ہاتھا پائی شروع ہو گئی سپیکر نے کچھ دیر کے لئے اجلاس برخاست کر دیا۔ جس کے بعد ایوان میں امن قائم ہو گیا۔

جنوبی افریقہ کو جمہوریہ قرار دیدیا جائیگا

وزیر انصاف جنوبی افریقہ کا بیان

لنڈن ۷ فروری۔ لنڈن سے نیروبی روانہ ہوتے وقت جنوبی افریقہ کے وزیر انصاف نے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ جنوبی افریقہ کو جمہوریہ بنانے کے متعلق اعلان کر دیا جائیگا۔ اور دولت مشترکہ میں اس کے رہنے کا انحصار باقی ممبروں کی منظوری پر ہے۔

روس نے ایٹمی کار تیار کر لی

ماسکو ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس میں ایٹمی طاقت سے چلنے والی ایک کار تیار کی گئی ہے۔ روس نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ یہ کار یورینیم اور پٹرونیم سے کئی ہفتے تک چل سکتی ہے۔

کراچی ۷ فروری۔ ایران کا ثقافتی وفد جو تین ہفتے کے خیر سگالی کے دورہ پر پاکستان آیا ہوا تھا۔ کل اپنا دورہ مکمل کرنے کے بعد کراچی سے طہران روانہ ہو گیا۔ اس وفد کی قیادت ایرانی وزیر تعلیم مسٹر رضا جعفری کر رہے تھے۔ وفد قائد[4]

پاکستان کا بجٹ سیشن معمول کے مطابق

مارچ میں منعقد ہوگا

ڈھاکہ ۷ فروری۔ وزیر مالیات و امور اقتصادیات چوہدری محمد علی نے کہا ہے۔ کہ میں اپنے مشرقی پاکستان میں قیام کے دوران صوبے کی حالت سے متعلق صوبائی حکام سے بات چیت کروں گا۔ ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان کا بجٹ سیشن معمول کے مطابق مارچ میں ہوگا۔ چوہدری محمد علی نے کہا۔ کہ مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ضم کر کے ایک یونٹ بنانے کے لئے جو کونسل بنائی گئی تھی۔ وہ اسی ماہ کی کسی تاریخ کو مرکزی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کر دیگی۔ اور مرکزی حکومت بعد میں اپنے فیصلے کا اعلان کر دے گی۔ وزیر مالیات نے بتایا۔ کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد کے ہمراہ تین مرکزی وزراء کے حالیہ دورۂ بھارت سے دونوں ملکوں کے درمیان خیر سگالی میں اضافہ ہوا ہے۔ چوہدری محمد علی مشرقی پاکستان میں ایک ہفتہ قیام کے دوران چٹاگانگ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں دیہی امداد کے مرکزوں کا بھی دورہ کروں گا۔ توقع ہے۔ کہ چوہدری محمد علی ۱۲ فروری کو مشرقی پاکستان کی علاقائی اقتصادی انجمن کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔

مع سمیت پانچ ارکان پر مشتمل تھا۔ پاکستان میں اس نے کراچی حیدرآباد پشاور لاہور اور مشرقی پاکستان کا دورہ کیا